

چڑیا اور اندھا سانپ

(مع روزی وغیرہ کے 32 رُوحانی عِلاج)

www.sirat-e-mustaqeem.com

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چڑیا اور اندھا سانپ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (33 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر حال میں ''راضی برضا'' رہنے کا جذبہ بڑھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٤١٤، بستان الواعظین للجوزی ص ٢٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چڑیا اور اندھا سانپ

ڈاکوؤں کا ایک گروہ ڈکیتی کے لیے ایسے مقام پر پہنچا جہاں کھجور کے تین دَرَخْت تھے ایک دَرَخْت ان میں خُشک (یعنی بِغیر کھجوروں کے) تھا۔ ڈاکوؤں کے سردار کا بیان ہے: میں

نے دیکھا کہ ایک **چڑیا** پھل دار دَرَخت سے اُڑ کر خُشک دَرَخت پر جا بیٹھتی ہے اور تھوڑی دیر بعد اُڑ کر پھل دار دَرَخت پر آتی ہے پھر وہاں سے اڑ کر دوبارہ اُسی خُشک دَرَخت پر آ جاتی ہے۔ اِسی طرح اس نے بَہُت سارے چکّر لگائے۔ میں تعجُّب کے مارے خُشک دَرَخت پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک **اندھا سانپ** مُنہ کھولے بیٹھا ہے اور **چِڑیا** اس کے مُنہ میں کَھجور رکھ جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر میں رو پڑا اور **اللہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں عَرض گزار ہوا: یاالٰہی! ایک طرف یہ سانپ ہے جس کو مارنے کا حکم تیرے نَبِیِّ محترم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیا ہے، مگر جب تُو نے اس کی آنکھیں لے لیں تو اس کے گزارے کے لئے ایک **چِڑیا** مقرّر فرما دی، دوسری طرف میں تیرا مسلمان بندہ ہونے کے باوُجود مسافِروں کو ڈرا دھمکا کر لوٹ لیتا ہوں۔ اُسی وَقت غیب سے ایک آواز گونج اٹھی: اے فُلاں! توبہ کیلئے میرا دروازہ کُھلا ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی تلوار توڑ ڈالی اور کہنے لگا: ''میں اپنے گناہوں سے باز آیا، میں اپنے گناہوں سے باز آیا۔'' پھر وُہی غیبی آواز سنائی دی: ''ہم نے تمہاری توبہ قبول کرلی ہے۔'' جب اپنے رُفَقا کے پاس آ کر میں نے ماجرا کہا تو وہ کہنے لگے: ہم بھی اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے صُلْح کرتے ہیں۔ چُنانچِہ اُنہوں نے بھی سچّے دل سے توبہ کی اور سارے حج کے اِرادے سے **مکّۂ مکرّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی جانب چل پڑے۔ تین دن سفر کرتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے، تو وہاں ایک **نابینا بڑھیا** دیکھی جو میرا ''**سردار**'' کا نام لے کر پوچھنے لگی کہ کیا اس قافِلے میں وہ بھی ہے؟ میں نے آگے بڑھ کر

کہا: جی ہاں وہ میں ہی ہوں کہو کیا بات ہے؟ بڑھیا اٹھی اور گھر کے اندر سے کپڑے نکال لائی اور کہنے لگی: چند روز ہوئے میرا نیک فرزند انتقال کر گیا ہے، یہ اُسی کے کپڑے ہیں، مجھے تین رات مُتواتِر سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر تمہارا نام لے کر ارشاد فرمایا ہے کہ ''وہ آرہا ہے، یہ کپڑے اُسے دے دینا۔'' میں نے اُس سے وہ مبارک کپڑے لئے اور پہن کر اپنے رُفقا سمیت مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی طرف روانہ ہو گیا۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین ص۲۳۲) **اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واہ میرے مولیٰ تیری بھی کیا شان ہے! تو نے چڑیا کو اندھے سانپ کی خادمہ بنا دیا! تیرے رِزْق فراہم کرنے کے انداز بھی کیا خوب ہیں!

اللہ تَعالٰی نے روزی کا ذمّہ لیا ہے

بے روزگاری اور روزی کی تنگی پر گھبرانے والو! شیطان کے وَسوسوں میں نہ آؤ! بارھویں پارے کی پہلی آیت میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزْق اللہ کے ذمّۂ کرم پر نہ ہو۔

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان ''نُورُالْعِرفان میں'' فرماتے ہیں: زمین پر چلنے والے کا اس لیے ذِکر فرمایا کہ ہم کو اُنہیں کا مُشاہَدہ ہوتا (یعنی دیکھنا ملتا) ہے، ورنہ جِنّات، ملائکہ وغیرہ سب کو رب (عَزَّوَجَلَّ) روزی دیتا ہے۔اس کی رزّاقِیَّت (یعنی رزق دینے کی صفت) صِرف حیوانوں میں مُنحصر (مُن۔حَ۔صَر یعنی موقوف) نہیں، جو جس روزی کے لائق ہے اُس کو وُہی ملتی ہے۔بچّے کو ماں کے پیٹ میں اور قسم کی روزی ملتی ہے اور پیدائش کے بعد دانت نکلنے سے پہلے اور طرح کی، بڑے ہو کر اور طرح کی، غرضیکہ دَآبَّۃ (یعنی زمین پر چلنے والا) میں بھی عُموم (یعنی ہر کوئی شامل) ہے اور رِزْق میں بھی۔ (نُورُالْعِرفان ص ۳۵۳ بتغیّر قلیل)

غریبوں کے مزے ہو گئے (حِکایت)

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں ایک بار فُقَراءِ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا قاصِد (یعنی نُمایَندہ) بھیجا جس نے حاضرِ خدمت ہو کر عَرض کی: میں فُقَرا (یعنی غریبوں) کا نُمایَندہ بن کر حاضِر ہوا ہوں۔ مصطَفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں بھی مرحبا اور اُنہیں بھی جن کے پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں۔'' قاصِد نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! فُقَرا (یعنی غریبوں) نے یہ گزارش کی ہے کہ مال دار حضرات جنَّت کے دَرَجات لے گئے! وہ

حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِستِطاعت (یعنی طاقت وقدرت) نہیں، وہ **عُمرہ** کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال **صَدَقہ** کر کے آخرت کے لئے جَمع کر لیتے ہیں۔'' **آپ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری طرف سے فُقَرا کو پیغام دو کہ ان میں سے جو (اپنی غُربت پر) صَبْر کرے اور ثواب کی امّید رکھے اُسے تین ایسی باتیں ملیں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں: ﴿۱﴾ جنّت میں ایسے بالا خانے (یعنی بلند محلّات) ہیں جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صِرْف فَقْر (یعنی غُربت) اختِیار کرنے والے نبی، شہید فقیر اور فقیر مومن داخِل ہوں گے ﴿۲﴾ فُقَرا مال داروں سے قِیامت کے آدھے دن کی مقدار یعنی 500 سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے ﴿۳﴾ مال دار شخص **سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر** کہے اور یہی کلمات (کَ۔لِ۔مات) فقیر بھی ادا کرے تو فقیر کے برابر ثواب مالدار نہیں پا سکتا، اگرچہ وہ 10 ہزار دِرہم (بھی ساتھ میں) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اعمال میں بھی یہی مُعامَلہ ہے۔'' **قاصِد** نے واپَس جا کر فُقَرا (یعنی غریبوں) کو یہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنایا تو انہوں نے کہا: ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج٤ ص٥٩٦، ٥٩٧ مکتبة المدینه، بحواله قُوتُ الْقُلوب ج١ ص٤٣٦)

میں بڑا امیر و کبیر ہوں، شہِ دو سرا کا اسیر ہوں
درِ مصطَفٰے کا فقیر ہوں، مِرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فَقْر کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقیروں کے تو دنیا و آخِرت میں وارے ہی نیارے ہیں! یاد رہے! فقیر وُہی اچّھا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر **راضی** رہتے ہوئے صَبْر و قَناعت اختِیار کرے اور گِلے شِکوے سے بچا رہے۔ یاد رہے! یہاں فقیروں سے مُراد بھکاری نہیں ہیں فَقْر کی تعریف یہ ہے کہ ''جس شے کی حاجت ہے وہ موجود نہ ہو۔'' جس چیز کی ضَرورت ہی نہیں اگر وہ نہ پائی جائے تو اُسے ''فَقْر'' نہیں کہا جاتا نیز جس شَخْص کے پاس مطلوبہ شے موجود بھی ہو اور اس کے قابو میں بھی ہو تو ایسا شخص **فقیر** نہیں کہلاتا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٥٦٢)

''فقیرِ مدینہ'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے فَقْر کی فضیلت پر 9 فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم

﴿۱﴾ ''اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہِدایت حاصل ہے، اس کی روزی بقدرِ کفایت ہے اور وہ اس پر **قَناعت** کرتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ١٥٦ حدیث ٢٣٥٦)

قَناعت کی تعریف آگے آ رہی ہے۔

﴿۲﴾ اے فُقَرا کے گروہ! دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی رہو گے تو اپنے **فَقْر** کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخَطّاب ج ٥ ص ٢٩١ حدیث ٨٢١٦)

﴿۳﴾ ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنّت کی چابی مساکین اور فُقَرا سے ان کے صَبْر کی

وجہ سے مَحَبَّت کرنا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں ہوں گے۔

(ایضاً ج٣ص ٣٣٠ حدیث٤٩٩٣)

﴿٤﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندہ وہ فقیر ہے جو اپنی روزی پر قناعت اِختیار کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے۔ (قُوتُ القُلوب ص ٣٢٦)

﴿٥﴾ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آلِ محمد کو بقدرِ کفایت رِزْق عطا فرما۔ (مُسلِم ص١٥٨٨ حدیث ١٠٥٥)

﴿٦﴾ فقیر اگر راضی (برضائے الٰہی) ہو تو اس سے افضل کوئی نہیں۔ (قُوتُ القُلوب ج ٢ ص ٣٢٣)

﴿٧﴾ فقر دنیا میں مومن کا تحفہ ہے۔ (اَلفِردَوس بمأثور الخَطّاب ج٢ ص٧٠ حدیث :٢٣٩٩)

﴿٨﴾ قِیامت کے دن ہر شخص چاہے امیر ہو یا غریب، اِس بات کی تمنّا کرے گا کہ کاش! اُسے دنیا میں صِرف بقَدرِ کفایت روزی دی جاتی۔ (اِبن ماجه ج٤ ص٤٤٢ حدیث٤١٤٠)

﴿٩﴾ میری اُمَّت کے فُقَرا امیروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔

[تِرمِذی ج٤ ص١٥٨ حدیث٢٣٦٠] (اِحیاءُ العُلوم ج٤ ص٥٨٨ تا٥٩٠، ٥٧٢ مکتبة المدينه)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مال دار (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص٢١٨)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راضی“ کی تعریف

نہ تو مال میں ایسی رغبت ہو کہ مال ملنے پر خوشی محسوس ہو اور نہ ہی ایسی نفرت ہو کہ مال کے ملنے پر تکلیف ہو اور اسے لینے سے انکار کردے۔ ایسی حالت والے شخص کو **راضی** کہا جاتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٦٣)

قَناعت کا لُغوی معنٰی: اِکتِفا کرنا (یعنی کافی سمجھنا)۔ صَبْر کرنا۔ تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو ملے اُسی میں گزارہ کرنا، زیادہ طلبی اور حِرص سے بچے رہنا **قَناعت** کہلاتا ہے۔ (فرهنگ آصفیه ج٣ ص ٤٠٠)

قَناعت کی دو تعریفات ﴿١﴾ خدا کی تقسیم پر راضی رہنا **قَناعت** کہلاتا ہے۔ ﴿٢﴾ جو کچھ ہو اُسی پر اِکتِفا کرنا **قَناعت** ہے۔ (التعریفات لِلجُرجانی ص ١٢٦)

اللہ ربُّ الْعِزّت جب کسی سے مَحبّت فرماتا ہے تو۔۔۔

جس کے گھر والے بچھڑ جائیں، اکیلا رہ جائے، کنگال اور بے حال ہو جائے اُسے بھی ربِّ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر، صَبْر اور صِرْف صَبْر کرنا چاہئے، اور خدائے مجید عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید رکھنی چاہئے کہ وہ اِسے اپنے پیارے بندوں میں شامل فرما لے۔ چُنانچِہ نبیِّ اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّى اللّٰه تعالٰی علیه واٰله وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے مَحبَّت فرماتا ہے تو اُسے **آزمائش** میں مبتَلا فرماتا ہے اور جب اُس سے زیادہ مَحبَّت

فرماتا ہے تو اُسے ''چُن'' لیتا ہے۔ عرض کی گئی: ''چُننے'' سے کیا مُراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ''اُس کے لئے نہ اَہل وعِیال (یعنی بال بچّے۔ گھر کے افراد) چھوڑتا ہے نہ **مال**۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٨)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مُصیبت سے دوچار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ١٦٤)

اُس کے سر کے نیچے پتّھر کا تکیہ تھا (حِکایت)

پیارے پیارے غریبو! سچ پوچھو تو غربت بھی بَہُت بڑی نعمت ہے جب کہ صَبْر و رضا کی سعادت بھی ساتھ ملے کیوں کہ غریب و مسکین مگر صابِر و شاکر بندے پر **اللہ** رَبُّ الْعِزّت کی کامِل (یعنی پوری) نظرِ رَحمت ہوتی ہے۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو **پتّھر کو تکیہ** بنائے، چادر اوڑھے، زمین پر سو رہا تھا، اُس کا چِہرہ اور داڑھی گَرد آلود تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے بارگاہِ ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ بندہ دنیا میں ضائع ہو گیا ہے۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی: ''**اے موسیٰ!** کیا آپ نہیں جانتے کہ جب میں اپنے بندے کی طرف کامِل (یعنی پورے) طور پر نظرِ رَحمت کرتا ہوں تو دنیا کو اُس سے مکمَّل طور پر دور کر دیتا ہوں۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٥)

فَقْر آقا کی مَحَبَّت کی سوغات ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا رَحمت میں عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! خدا کی قسم! میں آپ سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو! عرض کی: خدا کی قسم! میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ اُس نے تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ اِس پر مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے تو فَقْر کے لیے پہناوا (یعنی لباس) تیار کر لے، کیونکہ جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُس کی طرف فَقْر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جس طرح سیلاب اُس جگہ کی طرف جاتا ہے جہاں اسے ختم ہونا ہوتا ہے۔'' (ترمذی ج ٤ ص ١٥٦ حدیث ٢٣٥٧)

دولتِ عشق سے دل غنی ہے، میری قسمت ہے رشکِ سکندر
مِدحتِ مصطفٰے کی بدولت، مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزار سال کی عبادت سے افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جس (جائز) خواہش کے پورا کرنے پر قدرت حاصل نہ ہو اس سے محرومی پر حسرت سے فقیر کی نکلنے والی آہ مال دار کی ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٦٠٢)

ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بازار جائے اور کسی چیز کو دیکھ کر اُسے خریدنے کی دل میں خواہش پیدا ہو لیکن ثواب کی امّید پر وہ صَبْر کرے تو اس کیلئے یہ عمل راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے افضل ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٦٠٢)

تمہاری دعا میری دعا سے افضل ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن حارِث حافی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی کی خدمت میں کسی نے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کیونکہ میں اَہْل وعِیال کے اَخراجات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''جب گھر والے تم سے کہیں کہ ہمارے پاس نہ تو آٹا ہے اور نہ ہی روٹی تو اُس وَقْت تم میرے لئے دعا کرنا کیونکہ تمہاری اُس وَقْت کی دعا میری دعا سے افضل ہے۔'' (اَیضاً)

دکھیاروں کی دعا قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے کہ جو سخت تنگدستی کا شکار ہوگا وہ دُکھی اور غمگین بھی ہوگا اور دکھیاروں کی دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 318 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فضائلِ دعا'' صَفْحہ 218 پر جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، اوّل: مُضْطَر

(یعنی دکھیارا)۔اس کے حاشیے میں سرکارِ اعلیٰ حضرت ،امامِ اہلِ سنّت ،مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں:اس (یعنی دکھیارے اور ناچار و ناشاد (یعنی غمزدہ) کی دعا کی قَبولیَّت) کی طرف تو خود قراٰنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰ النّمل ۶۲) ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

غریب شہزادے پر اعلیٰ حضرت کی اِنفرادی کوشِش

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحِب ساداتِ کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غُربت و اِفلاس کے شاکی رہتے (یعنی شِکایت کرتے)۔ایک مرتبہ بَہُت پریشان آئے ، میں نے اُن سے دَرْیافْت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہوسکتی ہے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: حضرت امیرُ الْمُؤمنین مولا علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے جن کی آپ اولاد میں ہیں ،تنہائی میں اپنے چِہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر اِرشاد فرمایا: ''اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے میں نے تجھے وہ طلاق دی جس میں کبھی رَجْعَت (یعنی واپسی) نہیں۔'' پھر ساداتِ کرام کا اِفلاس (یعنی تنگدستی میں مبتلا ہونا) کیا تعجُّب کی بات ہے! سیِّد صاحِب نے فرمایا: ''وَاللّٰہ! میری تسکین ہوگئی۔'' وہ اب زندہ موجود ہیں اس روز سے کبھی شاکی نہ ہوئے۔(یعنی تنگدستی کی شِکایت نہیں کی)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۱۲۷تا۱۲۸)

حاجت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کو خواہ مخواہ اپنے دُکھڑے سنانے سے پریشانی تو دُور ہونے سے رہی الٹا مصیبت چُھپانے اور صَبْر کرنے کے ذریعے اَجْر کمانے کا موقع ضائع ہوجاتا ہے، کیونکہ کسی ایک فرد کو بھی بِلا وجہ اپنا مَرَض یا دُکھ بیان کر دیا یا بے سبب اپنی زبان، چِہرے یا دیگر اَعضا سے اُس کے آگے بے چینی اور بے قراری ظاہر کی تو صَبْر کا اَجْر جاتا رہا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 318 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فضائلِ دعا**'' صَفْحہ 263 پر ہے: فرمانِ **مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بھوکا اور حاجت مند اگر اپنی حاجت لوگوں سے چُھپائے، خدائے تعالیٰ رِزقِ حلال سال بھر تک اُسے عنایت کرے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۲۱۵ حدیث۱۰۰۵٤)

دو مچھلی کے شکاری (حکایت)

بے روزگاری سے تنگ آنے، تنگدستی سے گھبرانے، کاروبار کی کمی کے باعِث غم کھانے، مالداروں کو دیکھ کر اپنی غُربت پر دل جلانے والے اپنے غمگین دل کو تسلّی دلانے کیلئے ایک ایمان افروز **حِکایت** مُلاحظہ فرمائیں، حضرتِ سیِّدُنا **عطا خُراسانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ایک **نبی** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام دریا کے کَنارے سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص **مچھلی کا شکار** کررہا ہے، اُس نے بِسْمِ اللہ (یعنی **اللہ** کے نام سے شروع کرتا ہوں) کہہ کر دریا

میں جال پھینکا لیکن کوئی مچھلی نہ آئی۔ پھر ایک اور شکاری کے پاس سے گزرے، اس نے شیطان کا نام لے کر جال ڈالا تو اتنی زیادہ مچھلیاں نکلیں کہ اُن کا وَزن کرنا مشکل ہوگیا۔ اُن **نبی** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ تو معلوم ہے کہ یہ سب تیری ہی طرف سے ہے لیکن اس کی حِکمت جاننا چاہتا ہوں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں سے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے کو اُن دونوں (مچھلی پکڑنے والوں) کا اُخْروی (اُخ۔رَ۔وی) مقام دکھاؤ!'' جب انہوں نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر جال ڈالنے والے کو ملنے والی آخرت کی عزّت و عَظَمت اور شیطان کا نام لے کر جال ڈالنے والے کو ملنے والی آخرت کی رُسوائی و ذِلّت مُلاحَظہ فرمائی تو عرض گزار ہوئے: ''اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج٤ ص ٥٧٧)

جہنَّم میں مال دار افراد اور عورَتوں کی تعداد زیادہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنّت میں جھانکا تو وہاں زیادہ تر **غریب** لوگ دیکھے اور دوزخ مُلاحَظہ کی تو وہاں **مال داروں** اور **عورَتوں** کو زیادہ پایا۔'' (مُسندِ اِمام احمد ج ٢ ص ٥٨٢ حدیث٦٦٢٢) ایک رِوایَت میں ہے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: **مال دار** لوگ کہاں ہیں؟ تو بتایا گیا: انہیں ان کی **مال داری** نے روک رکھا ہے۔ (قُوتُ الْقُلوب ج١ ص ٤٠٤) ایک

روایت میں ہے کہ میں نے دوزخ میں **عورتوں** کی کثرت دیکھ کر سبب پوچھا تو بتایا گیا: انہیں دوسُرخ چیزوں یعنی **سونے** اور زَعفران (یعنی ان کو زیورات اور خاص قسم کے رنگین لباس) نے روک رکھا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٧ مکتبة المدینه)

عورت کے سونے کے زیورات پر بھی زکٰوۃ فرض ہو سکتی ہے

سونا جَمع کرنے کی شوقین مگر فَرض ہونے کے باوُجُود اِس کی **زکوٰۃ** نہ دینے والی اسلامی بہنوں کو اِس حدیثِ پاک سے دَرس لیتے ہوئے ڈر جانا چاہئے۔ یاد رہے! زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے کمانا یا کمانے کے قابل ہونا شَرط نہیں، بلکہ سونے چاندی کے پہننے کے زیورات پر بھی شرائط پائے جانے کی صورت میں زکوٰۃ دینی ضَروری ہے۔ حِرص کے سبب سونا جَمع کرنے والیوں کو دنیا میں کم ہی سونا کام آتا ہے، زکوٰۃ نہ دیکر لالچی عورتیں عذابِ آخرت کا بَہُت بڑا خطرہ مول لے رہی ہیں! ایک **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حصّہ ہے: ''جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حق ادا نہ کرے تو جب قِیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتّر بنائے جائیں گے اُن پر جہنَّم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ مُعامَلہ اُس دن کا ہے جس کی مقدار **پچاس ہزار** برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنَّت کی طرف جائے یا جہنَّم کی طرف۔'' (بہارِ شریعت ج ١ ص ٨٦٩ بحوالہ صحیح مسلم ص ٤٩١ حدیث ٩٨٧)

گھر میں مُٹّھی بھر آٹا نہیں اور آپ .... (حکایت)

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک روز اپنے اَحباب (یعنی دوستوں) میں تشریف فرما تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آئیں اور کہنے لگیں: ''آپ یہاں ان لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور بخدا گھر میں مُٹّھی بھر بھی آٹا نہیں۔'' اُنہوں نے جواب دیا: ''یہ کیوں بھولتی ہو کہ ہمارے سامنے ایک نہایت دُشوار گزار گھاٹی ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سِوا کوئی نَجات نہیں پائے گا۔'' یہ سُن کر وہ خوشی کے ساتھ واپَس چلی گئیں۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص ٢٤) **اللہُ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شِکوہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کس قدَر **قَناعت** پسند تھے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اَہلیۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی کیسی اِطاعت گزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوُجُود شوہرِ نامدار کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مَملُو (یعنی بھرپور) جُملہ سُن کر بطِیبِ خاطِر (یعنی خوشی خوشی) واپَس لوٹ گئیں۔ ہمیں بھی **تنگدستیوں** اور گھریلو **پریشانیوں** سے گھبرا کر **شِکوہ وشِکایت** کرنے کے

بجائے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہنا چاہیے۔ ؎

زَباں پر شِکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنگدستی کے ''44'' اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وُجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی کچھ اَسباب ہیں، اگر ان اَسباب سے بچنے کی ترکیب فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی کی تنگی سے حفاظت ہوگی۔ چُنانچِہ **تنگدستی کے 44 اَسباب** مُلاحظہ فرمائیے: ﴿١﴾ بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا ﴿٢﴾ ننگے سر کھانا ﴿٣﴾ اندھیرے میں کھانا کھانا ﴿٤﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا ﴿٥﴾ میّت کے قریب بیٹھ کر کھانا ﴿٦﴾ جنابت کی حالت میں (یعنی احتِلام وغیرہ کے بعد غُسل سے قبل) کھانا کھانا ﴿٧﴾ چار پائی پر بِغیر دسترخوان بچھائے کھانا ﴿٨﴾ دسترخوان پر نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر کرنا ﴿٩﴾ چار پائی پر خود سرہانے (یعنی سر رکھنے کی جگہ) بیٹھنا اور کھانا پائینتی (پا۔ اِیں۔ تی۔ یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اُس حصّے) کی جانب رکھنا ﴿١٠﴾ دانتوں سے روٹی کُترنا (برگر وغیرہ کھانے والے بھی اِحتِیاط فرمائیں تو اچّھا) ﴿١١﴾ چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن استِعمال میں رکھنا خواہ اُس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہِ تنزیہی ہے،

مِٹّی کے دَراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّے سے تھوڑی سی بھی مِٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا کھانے سے بچنا مناسب کہ ایسی جگہوں میں مَیل کچیل جمع ہوتا ہے اور وہاں جراثیم پیدا ہو کر پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے جہنَّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تُو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۱ ص۳۴۷ حدیث ۲۰۵۸) اور ایک رِوایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغْفار** (یعنی مغفِرت کی دعا) کرتا ہے۔ (اِبن ماجه ج۴ ص۱۴ حدیث ۳۲۷۱) ﴿۱۳﴾ جس برتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا ﴿۱۴﴾ خِلال کرتے وَقْت دانتوں سے نکلے ہوئے ریشے وذرّات وغیرہ پھر مُنہ میں رکھ لینا ﴿۱۵﴾ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا ﴿۱۶﴾ روٹی کو اِدھر اُدھر اِس طرح ڈال دینا کہ بے اَدَبی ہو اور پاؤں میں آئے۔ (مُلَخّص از: سنّی بہشتی زیور ص۶۰۰ تا ۶۰۵)

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں: ﴿۱۷﴾ زیادہ سونے کی عادت (اس سے حافِظہ کمزور ہوتا اور جہالت بڑھتی ہے) ﴿۱۸﴾ ننگے سونا ﴿۱۹﴾ بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (عام راستوں پر بلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں) ﴿۲۰﴾ دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اُٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾ پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا ﴿۲۲﴾ گھر میں رومال سے جھاڑو نکالنا ﴿۲۳﴾ رات کو جھاڑو دینا ﴿۲۴﴾ کُوڑا گھر

ہی میں چھوڑ دینا ﴿۲۵﴾ مَشائخ کے آگے چلنا ﴿۲۶﴾ والِدَین کو ان کے نام سے پُکارنا ﴿۲۷﴾ ہاتھوں کو گارے یا مِٹّی سے دھونا ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ﴿۲۹﴾ بیتُ الْخَلا (wash room) میں وُضو کرنا (گھروں میں آج کل اٹیچ باتھ ہونے کی وجہ سے یہ عام ہے، ممکن ہو تو گھر میں الگ سے وُضو کا اِنتِظام کرنا چاہئے) ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا ﴿۳۱﴾ پہنے ہوئے لباس سے چِہرہ خُشک کر لینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نَماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نَمازِ فَجْر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صُبْح سویرے بازار پہنچ جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو ''کوسنیں'' (یعنی بددعائیں) دینا (اکثر عورتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بددعائیں دیتی ہیں اور پھر **تنگدستی** کے رونے بھی روتی ہیں) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چَراغ (یا موم بتّی) کو پھونک مار کر بُجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں ٹالم ٹول کرنا۔ (تَعلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص ۱۲۳ تا ۱۲۶)

تنگدستی سے نَجات

بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے بجالانے سے **تنگ دستی** دور ہوتی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ عبّاس (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے روایت ہے کہ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی دونوں

ہاتھ گٹّوں تک دھونا) محتاجی (تنگدستی) دور کرتا ہے اور یہ مُرسلین (یعنی رسولوں) علَیہِمُ السّلام کی سنّتوں میں سے ہے۔ (مُعْجَم اَوْسَط ج ۵ ص ۲۳۱ حدیث ۷۱۶۶)

تنگدستی کا علاج

زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْماجِد کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طَعام (یعنی کھانے) کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّثِ صاحِب چُن چُن کر تناوُل فرمانے (یعنی کھانے) لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا: اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے: ''جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو کھائے گا وہ فَقْر (یعنی تنگدستی) سے بے خوف ہو جائے گا۔''

(تاریخ اصبہان للاصبہانی ج ۲ ص ۳۳۳)

روزی میں بَرَکت کا بِہترین نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعْد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تم گھر میں داخِل ہونے لگو اور گھر میں کوئی ہو تو سلام کر کے داخِل ہوا کرو اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مجھ پر سَلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھو۔'' اُس شخص نے ایسا ہی کیا پھر

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں (یعنی پڑوسیوں) کی بھی خدمت کی۔ (تفسیر قرطبی ج۱۰ ص۱۸۳)

خالی گھر میں سَلام پیش کرنے کا طریقہ

خالی گھر میں سلام کرنے کے دو طریقے پیش کئے جاتے ہیں: **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 **صَفْحات** پر مشتمل رسالے، ''**101 مدنی پھول**'' صَفْحہ24 پر ہے: اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۶۸۲) یا اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وسلَّم کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ۱۶ ص۹۶، شرح الشّفاء للقاری ج۲ ص۱۱۸)

اے مدینے کے تاجدار سلام اے غریبوں کے غم گُسار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا مالدار ہونا بُرا ہے؟

ہر مال دار بُرا نہیں ہوتا اور ہر غریب اچّھا نہیں ہوتا۔ اگر کسی مالدار کا دل مال کی

مَحبَّت سے خالی ہو، اُس کا مال اُس کو ربِّ ذُوالْجلال سے غافِل نہ کرے اور وہ اپنے مال کے تمام شَرعی حُقُوق بھی بجا لاتا ہو تو یقیناً وہ ایک اچّھا مسلمان ہے، لیکن کسی دولت مند کا ایسا ہونا نہایت مشکل ہے۔ دولت مندوں کے پاس غریبوں کے مقابلے میں عُمُوماً گناہوں کے اَسباب زیادہ ہوتے ہیں۔ جس کے پاس گناہوں کے اَسباب زیادہ ہوں اُس کا گناہوں سے بچنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ نیز دنیا میں جس کے پاس مال زیادہ اس پر آخرت میں حساب کا وبال بھی زیادہ۔ چُنانچِہ

حلال مال کی کثرت سے کَتْرانا (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں تو اِس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ مسجِد کے دروازے ہی پر میری دُکان ہو، تا کہ کاروبار مجھے نَماز اور ذِکرُ اللہ سے غافل نہ کرے نیز ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ناپسند ہے کہ مجھے اس دکان سے روزانہ 50 دینار (یعنی 50 سونے کی اشرفیوں) کا نَفْع بھی حاصل ہو رہا ہو جسے میں راہِ خدا میں صَدَقہ کر دیا کروں! عرض کی گئی: آپ اس بات (یعنی اِس قدر آسان، حلال اور نیکیوں بھری کثیر کمائی) کو کیوں ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: ''آخرت کے حساب کتاب کی سختی کی وجہ سے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٦٠٣) کیوں کہ آخرت کا حساب حلال مال پر بھی ہے اور جو حرام مال ہے اُس پر تو عذاب ہے۔

صَدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش ص ١٧١ مکتبۃ المدینہ)

”جھوٹا جہنّمی ہوتا ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مالداروں کے جھوٹ کی 16 مثالیں

آج کل مالداری کے سبب بے شمار گناہ کئے جا رہے ہیں، انہیں گناہوں میں یہ بھی ہے کہ بعض مالدار کئی مواقع پر مال کے تعلُّق سے **جھوٹ** بولتے سنائی دیتے ہیں: اس کی **16** مثالیں مُلاحظہ ہوں لیکن کسی بات کو گناہ **بھرا جھوٹ** اُسی صورت میں کہا جائے گا جبکہ وہ بات **سچ کی اُلٹ** ہو اور جان بوجھ کر کہی گئی ہو اور اس میں شَرْعی اجازت و رُخصت کی بھی کوئی صورت نہ ہو مَثَلاً ﴿۱﴾ مجھے مال سے کوئی مَحَبَّت نہیں ﴿۲﴾ میں تو صِرْف بچّوں کیلئے کماتا ہوں ﴿۳﴾ میں تو صِرْف اس لئے کماتا ہوں کہ ہر سال مدینے جاسکوں ﴿۴﴾ میں تو راہِ خدا میں لٹانے کیلئے کماتا ہوں (حالانکہ سالانہ فقط ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنے کو بھی جی نہیں چاہتا، غریبوں کو خوب دھکّے کھلائے جا رہے ہوتے ہیں) ﴿۵﴾ چوری ہونے، ڈاکا پڑنے، آتَش زدَگی یا کسی بھی سبب سے مالی نقصان ہو جانے پر کہنا: ”مجھے اِس کا کوئی غم نہیں“ (حالانکہ واویلا بھی جاری ہوتا ہے) ﴿۶﴾ شاندار کوٹھی (بنگلا) بنا کر یا نئے ماڈل کی بہترین کار حاصل کرنے کے بعد کہنا: ”یار! اپنا کیا ہے! یہ تو بس بچّوں کا شوق پورا کیا ہے۔“ (حالانکہ خود اپنا دل خوب آسائش پسند ہوتا ہے) ﴿۷﴾ اِتنا کما لیا ہے کہ بس اب جی بھر گیا ہے (حالانکہ کہنے والا بڑے جذبے کے ساتھ کمانے کا سلسلہ جاری رکھتا اور نئے نئے کاروبار شُروع کئے جا رہا ہوتا ہے) ﴿۸﴾ میں بالکل فُضُول خرچی نہیں کرتا (جب کہ جینے کا انداز کچھ اور ہی داستان سنا رہا ہوتا ہے!) ﴿۹﴾ اللہ نے بَہُت کچھ دیا

ہے لیکن ہم سادگی پسند ہیں (حالانکہ تن کے کپڑے، کھانے کے برتن وغیرہ بہ بانگِ دُہُل ''سادَگی'' کا مُنہ چڑا رہے ہوتے ہیں) ﴿۱۰﴾ میں نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی بَہُت سادَگی سے کی ہے (حالانکہ جتنا شاہی خرچ اس شادی پر ہوا ہوتا ہے اُس رقم میں غریب گھرانے کی شاید 100 شادیاں ہو جائیں) ﴿۱۱﴾ بس جی! سب کچھ بچّوں کے حوالے کر دیا ہے، کاروبار سے اپنا کوئی لینا دینا ہی نہیں! (یہ بات کہنے والے کو کوئی اس وَقت دیکھے جب یہ اپنی اولاد سے کاروبار کا باقاعدہ حساب لے رہے ہوتے اور ان کے کان کھینچ رہے ہوتے ہیں) ﴿۱۲﴾ مالداری کی وجہ سے کبھی **تکبُّر** نہیں کیا (ایسا کہنے والے کو کوئی اُس وَقت دیکھے جب یہ کسی غریب رشتے دار کو حقارت سے دھتکار رہے ہوں، اس سے ہاتھ ملانا اپنی کسرِ شان قرار دے رہے ہوں، یا اپنے ملازمین پر برس رہے ہوں) ﴿۱۳﴾ جی چاہتا ہے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینے جا بسوں (واقعی جی چاہتا ہو تو مرحبا! ورنہ جھوٹ) ﴿۱٤﴾ کبھی کسی پر اپنی مالداری کا رعب نہیں ڈالا (کسی کے یہاں شادی بیاہ وغیرہ کی تقریب میں حسبِ مَنشا آؤ بھگت نہ ہونے کی صورت میں ان کے منہ سے جھڑنے والے پھولوں کو کوئی دیکھے یا کسی جگہ یہ اپنا تعارُف خود کرواتے دکھائی دیں کہ مابدولت اتنی اتنی فیکٹریوں کے مالک ہیں وغیرہ وغیرہ تو اس جملے کی حقیقت سامنے آجائے گی) ﴿۱۵﴾ یہ مالداری تو بس ظاہِری ہے، دل کا تو میں فقیر ہوں (ان کا روحانی سی ٹی اسکین کریں تو شاید حِرص و لالچ سرفِہرست ہوں) ﴿۱٦﴾ ہم اپنے ملازِموں کو نوکر نہیں گھر کا فرد سمجھتے ہیں (اُن کے ملازِموں کا دل ٹٹولا جائے تو ڈھول کا پول سامنے آجائے گا کہ ان بے چاروں کے ساتھ کس طرح کُتّوں سے بھی بدتر سُلوک کیا جارہا ہوتا ہے)

''یا خدا! بطفیلِ نبی مجھے بقدرِ کفایت روزی دے'' کے بتّیس حُرُوف کی نسبت سے رِزْق وغیرہ کے 32 روحانی عِلاج

تنگدستی کے 11 روحانی عِلاج

﴿١﴾ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب 500 بار، اوّل آخر دُرُود شریف 11،11 بار، بعد نمازِ عشا قِبلہ رُو باوُضُو ننگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اجنبی یعنی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔

﴿٢﴾ یَا بَاسِطُ 100 بار نمازِ چاشْت کے بعد پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہوگی۔

﴿٣﴾ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 100 بار ہر نماز کے بعد پڑھ کر حلال روزگار کیلئے دعا کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِزْقِ حلال ملے گا۔

﴿٤﴾ یَا اَللّٰہُ 786 بار بعدِ جُمُعہ لکھ لیجئے۔ اسے دکان یا مکان میں رکھنے سے رِزْق بڑھتا اور مال و دولت میں بَرَکت ہوتی ہے۔

﴿٥﴾ صُبْحِ صادِق کے بعد نمازِ فجر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر یَا رَزَّاقُ 10 بار پڑھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی اس گھر میں تنگدستی نہ آئے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ گھر میں سیدھے ہاتھ کے کونے سے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر شُروع کیجئے اور اِس کونے سے دوسرے کونے تک اس طرح ترچھے چل کر جائیے کہ چہرہ قبلہ رُخ ہی رہے اور ہر

کونے میں قبلہ رُخ کھڑے ہوکر پڑھئے۔

﴿٦﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔ جو شخص بعد نمازِ جُمُعہ پاک صاف ہوکر 35 بار یہ لکھ کر اپنے پاس رکھے خدا تعالٰی اُسے غیب سے رِزْق عطا فرمائے گا اور وہ شیطان کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔

﴿٧﴾ یَالَطِیْفُ 100 بار پڑھ کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ [1] پڑھنے سے رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے۔

﴿٨﴾ یَالَطِیْفُ 100 بار روزانہ بعد نمازِ فجر و مغرِب پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا رِزْق میں بَرَکت کے لیے نہایت مفید ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ، اَللّٰھُمَّ عَطِّفْ عَلَیَّ خَلْقَکَ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ، فَصُنْہُ عَنْ ذُلِّ السُّوَالِ لِغَیْرِکَ، بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

﴿٩﴾ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اور یَا وَھَّابُ روزانہ ایک ایک ہزار بار پڑھنا کشائشِ رِزْق کے لیے فائدے مند ہے۔

﴿١٠﴾ ہر نماز کے بعد یہ آیاتِ مُبارکہ پڑھنا رِزْق کے لیے بہت اچھا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿١٢٩﴾ (پ ١١ سُورۃُ التَّوبَۃ آیت: ١٢٨۔١٢٩)

[1] پ ٢٥ سُورۃُ الشّوریٰ آیت: ١٩

﴿۱۱﴾ بعد نمازِ فجر اوّل آخر 14 مرتبہ دُرُود شریف اور پھر **یَا وَھَّابُ** 1400 بار پڑھئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی رِزْق میں بَرَکت سے محرومی نہ ہوگی، بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اس کی نسلیں بھی روزی کی کثرت کے سبب شاد کام رہیں گی۔

﴿۱۲﴾رِزْق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: یا رسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فرشتوں اور مخلوق کی جس کی بَرَکت سے روزی دی جاتی ہے، جب صُبحِ صادق طُلُوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو، "**سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُاللہ**" دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ وہ صَحابی چلے گئے کچھ مدّت ٹھہر کر دوبارہ حاضر ہوئے، عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا میرے پاس اس **کثرت** سے آئی، میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں! (الخصائصُ الکُبرٰی ج ۲ ص ۲۹۹ مُلَخَّصاً) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس تسبیح کا وِرْد حتَّی الْاِمکان طُلُوعِ صُبحِ صادِق کے ساتھ ہو، ورنہ صُبح سے پہلے، جماعت قائم ہو جائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عَدَد پورا کیجئے اور جس دن قَبْلِ نَماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طُلُوعِ شَمْس (یعنی سورج نکلنے) سے پہلے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۲۸ مُلَخَّصاً)

﴿۱۳﴾سال بھر میں مالدار بننے کا عمل

جو شخص طُلُوعِ آفتاب کے وَقْت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ 300 بار

اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گُمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال کے اندر اندر امیر و کبیر ہوجائے گا۔ (شمس المَعارِف الکبریٰ ولطائف العوارف ص۳۷)

﴿۱۴﴾ کاروبار چمکانے کا نُسخہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کاغذ پر 35 بار لکھ کر گھر میں لٹکا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گزر نہ ہوگا اور (رِزْق حلال میں) خوب بَرَکت ہوگی، اگر دکان میں لٹکائیں گے اور جائز کاروبار ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب چمکے گا۔ (اَیضاً ص۳۸)

﴿۱۵﴾ مال و دولت کی حفاظت کیلئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 97 بار پڑھ کر تجوری، غلّے (یعنی اناج)، گودام، مال وغیرہ پر دَم کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آفت ومصیبت سے مال و دولت کی حفاظت ہوگی۔

﴿۱۶﴾ ملازَمت ملنے کا عمل

(غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکْعت نَفْل ادا کیجئے اور سلام پھیرنے کے بعد **یَا لَطِیْفُ** 182 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر جائز اور آسان ملازَمت یا حلال روزگار ملنے کے لئے دعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ دُعا قبول ہوگی۔

﴿۱۷﴾ تَبادَلے کیلئے وظیفہ

ظُہر کی نَماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار ہر بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کے ساتھ سُوْرَۃُ اللَّھَب پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حسبِ خواہش تبادلہ ہوجائے گا۔

﴿۱۸﴾ انٹرویو میں کامیابی کیلئے

جائز ملازمت وغیرہ کی خاطر انٹرویو دینے کیلئے جانا ہو تو پہلے یہ پڑھ لیجئے: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **کامیابی** حاصل ہوگی۔

﴿۱۹﴾ چوری سے حِفاظت ہو

سُوْرَۃُ التَّوْبَہ لکھ یا لکھوا کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر اپنے سامان میں رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **چوری** سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲۰﴾ **یَا جَلِیْلُ** (اے بُزُرگی والے) 10 بار پڑھ کر اپنے مال واَسباب اور رقم وغیرہ پر دَم کردیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **چوری** سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲۱﴾ مال چوری یا مال گُم ہوجائے، یہ آیتِ مبارکہ بے شمار پڑھنے سے مل جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

(پ ۲۱ سُورۃُ لُقمٰن آیت: ۱۶)

﴿۲۲﴾ اگر کام دھندے میں دل نہ لگتا ہو تو.....

یَا اَللّٰہُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جائز کام دھندے اور حلال نوکری میں دل لگ جائے گا۔

﴿۲۳﴾ غُربت سے نجات

اگر گھر میں بیماری اور غُربت و ناداری نے بسیرا کرلیا ہو تو بِلا ناغہ 7 روز تک ہر نماز کے بعد **یَارَزَّاقُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاسَلَامُ** 112 بار پڑھ کر دعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی **بیماری، تنگدستی و ناداری** سے نَجات حاصِل ہوگی۔

﴿۲۴﴾ افسر کی ناراضی کے تین روحانی علاج

افسر (یا نگران) جس سے خَفا ہو وہ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** بکثرت پڑھا کرے یا ایک مرتبہ لکھ کر بازو پر باندھ لے اِنْ شَآءَ اللہ الرَّحْمٰن عَزَّوَجَلَّ اس کا افسر (یا نگران) مہربان ہو جائے گا۔

﴿۲۵﴾ اگر افسر یا سیٹھ بات بات پر غصّہ کرتا اور جھاڑتا ہو تو اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** پڑھتے رہیے اور تصوُّر میں افسر یا سیٹھ کا چِہرہ لاتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی وہ آپ پر مہربان ہو جائے گا۔

﴿۲۶﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر یا لکھ کر بازو وغیرہ پر باندھ کر ضَرورتاً کسی **ظالم افسر** کے دفتر میں جانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے شر سے حفاظت ہوگی۔

﴿۲۷﴾ سامان، گاڑی، گھر بِکوانے کیلئے

فَلَمَّا اسْتَایْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا ؕ قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ

عَلَیۡکُمۡ مَّوۡثِقًا مِّنَ اللّٰہِ وَ مِنۡ قَبۡلُ مَا فَرَّطۡتُّمۡ فِیۡ یُوۡسُفَ ۚ فَلَنۡ اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ حَتّٰی یَاۡذَنَ لِیۡۤ اَبِیۡۤ اَوۡ یَحۡکُمَ اللّٰہُ لِیۡ ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸۰﴾ (پ۱۳ یوسف:۸۰) یہ آیتِ مبارکہ پڑھ کر سامان یا گاڑی پر دَم کر دیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سامان جلد فروخت ہو جائے گا۔

﴿۲۸﴾ انسان گم ہو جائے تو

بچّہ یا بڑا گُم ہو جائے تو سارے گھر والے بے شمار بار **یَاجَامِعُ یَامُعِیۡدُ** کا وِرۡد کریں۔ **اللہ** تعالٰی نے چاہا تو مل جائے گا۔

﴿۲۹﴾ رِزۡق کے دروازے کھولنا

یَاوَھَّابُ 300 بار بعد نمازِ فجر پڑھئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعالٰی روزگار کی پریشانی دور ہو گی۔ (مدّت: 40 دن)

﴿۳۰﴾ دیمک کا علاج

مکان یا دکان وغیرہ میں لگی ہوئی **دیمک** کا اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہو گا، کاغذ پر یہ اَسماءِ مُبارَکہ لکھ کر وہاں لٹکا دیجئے: اوّل خلیفہ سیِّدنا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ دُوُم خلیفہ سیِّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ سوم خلیفہ سیِّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ چہارم خلیفہ سیِّدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ پنجم خلیفہ سیِّدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ ششم خلیفہ سیِّدنا حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

﴿۳۱﴾ دیمک سے حِفاظت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 41 بار پڑھ کر ذخیرہ کی ہوئی چیزوں اور کتابوں وغیرہ پر دَم کر دیا جائے تو دیمک اور دوسرے کیڑے مکوڑوں سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی۔

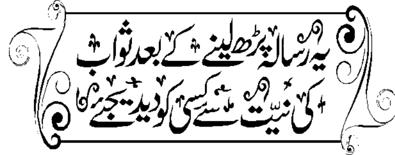
﴿۳۲﴾ سَودا مرضی کے مطابِق ہو

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط خریداری کرتے وقْت پڑھتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چیز اچّھی اور وہ بھی اپنی مرضی کے مُطابِق ملے گی۔



غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲۸ ربیع الاٰخر ۱۴۳۶ھ
18-02-2015





کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		روض الریاحین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر قرطبی	دارالفکر بیروت	بستان الواعظین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
نورالعرفان	پیر بھائی کمپنی مرکز الاولیاء لاہور	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	التعریفات	دارالمنار
ترمذی	دارالفکر بیروت	تعلیم المتعلم	باب المدینہ کراچی
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	خصائص الکبرٰی	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	شرح الشفاء للقاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	شمس المعارف الکبری	کوئٹہ
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
الفردوس بمأثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	ملفوظاتِ اعلٰی حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تاریخ اصبہان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	سنی بہشتی زیور	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور
قوت القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فرہنگ آصفیہ	سنگ میل پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
احیاء العلوم	دار صادر بیروت	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

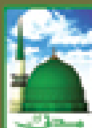
نیا چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھنا سنّت ہے!

رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ہلال دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

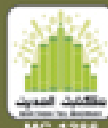
اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہُ۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے ہم پر اَمْن وایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب، اللہ تَعَالٰی ہے۔ (اَلْمُستدرَک ج ۵ ص ۴۰۰ حدیث ۷۸۳۷)

قمری مہینے کی پہلی، دوسری اور تیسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، اس کے بعد کی راتوں کے چاند کو قَمَر کہتے ہیں۔ (مرقاۃُ المَفاتِیح ج ۵ ص ۲۸۳) یہ دُعا پہلی، دوسری اور تیسری رات تک پڑھ سکتے ہیں۔




ISBN 978-969-631-494-3
0125245



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net